کرامتِ ولی کا ثبوت اور اس کے منکر کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Pin 3217 تاریخ: 23.11.2013

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کراماتِ اولیاء کا کیا ثبوت ہے اور جو شخص کرامات اولیاء کا انکار کرے، اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

کرامت ولی کی طرف سے بغیر دعوی نبوت کیے خلاف عادت کام کے ظاہر ہونے کو کہتے ہیں۔ کرامات اولیاء حق ہیں، جس پر قرآن وسنت اور اسلاف کی کتب سے کثیر دلائل موجود ہیں۔ ضروریات مذہب اہلسنت میں سے ہے، جو کرامات اولیاء کا انکار کرے، وہ بدمذہب و گمراہ ہے۔ کچھ دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ سلیمان علیہ السلام کے قول کی حکایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿قَالَ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ، قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ، وَ اِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ، قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: سلیمان (علیہ السلام) نے فرمایا: اے درباریو! تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں؟ ایک بڑا خبیث جن بولا: میں وہ تخت حضور میں حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور میں بے شک اس پر قوت والا، امانتدار ہوں۔ اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے۔ (پارہ 19، سورۃ النمل، آیت 38،39،40)

ان آیات کے تحت مفسر شہیر مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اس سے معلوم ہوا کہ ولایت برحق ہے اور اولیاء اللہ کی کرامات بھی برحق ہیں۔" **(نورالعرفان، ص816، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ)**

مزید ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ، وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا، قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا، قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾ ترجمہ: جب زکریا اس (مریم) کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے، اس کے پاس نیا رزق پاتے۔ کہا: اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ بولیں: وہ اللہ کے پاس سے ہے۔

(پارہ 3، سورہ آل عمران، آیت 37)

اس آیت کے تحت خزائن العرفان میں ہے: "یہ آیت کرامات اولیاء کے ثبوت کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر خوارق عادت ظاہر فرماتا ہے۔" **(تفسیر خزائن العرفان، ص98، مطبوعہ ضیاء القرآن)**

مفسر شہیر مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ باب الکرامات کے تحت فرماتے ہیں: "کرامات جمع ہے کرامت کی بمعنی تعظیم واحترام۔ اصطلاحِ شریعت میں کرامت وہ عجیب وغریب چیز ہے، جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ حق یہ ہے کہ جو چیز نبی کا معجزہ بن سکتی ہے، وہ ولی کی کرامت بھی بن سکتی ہے، سوا اس معجزہ کے جو دلیلِ نبوت ہو۔ جیسے وحی اور آیات قرآنیہ۔ معتزلہ کرامات کا انکار کرتے ہیں، اہل سنت کے نزدیک کرامت حق ہے۔ آصف بن برخیا کا پلک جھپکنے سے پہلے تخت بلقیس کو یمن سے شام میں لے آنا، حضرت مریم کا بغیر خاوند حاملہ ہونا اور غیبی رزق کھانا، اصحاب کہف کا بے کھانا پانی صدہا سال تک زندہ رہنا کراماتِ اولیاء ہیں، جو قرآن مجید سے ثابت ہیں۔ حضور غوث پاک کی کرامات شمار سے زیادہ ہیں۔" **(مرأۃ المناجیح، جلد8، ص268، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ)**

ملا علی قاری رحمہ اللہ باب الکرامات کے تحت فرماتے ہیں: "الکرامات جمع کرامة وھی اسم من الاکرام والتکریم وھی فعل خارق للعادة غیر مقرون بالتحدی وقد اعترف بھا اھل السنة وانکرھا المعتزلة واحتج اھل السنة بحدوث الحبل لمریم من غیر فحل وحصول الرزق عندھا من غیر سبب ظاھر وایضاً ففی قصة اصحاب الکھف فی الغار ثلٰثمائة سنة وازید فی النوم احیاء من غیر أفة دلیل ظاھر وکذا فی احضار أصف بن برخیا عرش بلقیس قبل ارتداد الطرف حجة واضحة" مفہوم اوپر مذکور ہوا۔ **(مرقاۃ المفاتیح، جلد11، ص88، مطبوعہ کوئٹہ)**

شرح المقاصد میں ہے: "الولی ھو العارف باللہ تعالی الصارف ھمته عما سواہ والکرامة ظھور

امر خارق للعادة من قبله بلا دعوی النبوة وهی جائزة ولو بقصد الولی ومن جنس المعجزات لشمول قدرة اللہ تعالی وواقعة كقصة مریم وآصف واصحاب الكهف وما تواتر جنسه من الصحابة والتابعین و كثیر من الصالحین وخالفت المعتزلة" ترجمہ: ولی وہ ہوتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہو اور ماسوی اللہ سے اپنی ہمت اور توجہ کو پھیر دے اور ولی کی طرف سے بغیر دعوی نبوت کیے خلاف عادت کام کے ظاہر ہونے کو کرامت کہتے ہیں اور یہ جائز ہے اگرچہ ولی کے قصد سے ہو اور قدرت الٰہیہ کے شامل ہونے کے سبب یہ معجزات کی جنس سے ہے اور کرامات کا ظہور واقع اور ثابت ہے۔ جیسے حضرت مریم، حضرت آصف بن برخیا اور اصحاب کہف رضی اللہ عنہم کے قصے اور کرامات کی جنس کے واقعات صحابہ کرام، تابعین عظام اور کثیر صالحین سے تواتر سے ثابت ہیں اور معتزلہ نے کرامات کا انکار کیا ہے۔

(شرح المقاصد، جلد 5، ص 72، مطبوعہ منشورات الشریف الرضی)

علامہ نسفی فرماتے ہیں: "کرامات الاولیاء حق فتظهر الکرامة علی طریق نقض العادة للولی من قطع مسافة البعیدة فی المدة القلیلة" ترجمہ: اولیاء اللہ کی کرامات حق ہیں، پس ولی کی کرامت خلاف عادت سے ظاہر ہوتی ہے کہ وہ مسافتِ بعیدہ کو مدتِ قلیلہ میں طے کرلے۔

اس کی شرح میں علامہ تفتازانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "كأتيان صاحب سلیمان علیه السلام وهو آصف بن برخیا علی الاشهر بعرش بلقیس قبل ارتداد الطرف مع بعد المسافة" ترجمہ: مثلاً صاحبِ سلیمان آصف بن برخیا کا تختِ بلقیس کو پلک جھپکنے سے پہلے مسافتِ بعیدہ سے لے آنا۔

(شرح العقائد النسفیہ مع متن العقائد، ص 146، مطبوعہ ملتان)

شرح فقہ اکبر میں ہے: "الکرامات للاولیاء حق ای ثابت بالکتاب والسنة ولا عبرة بمخالفة المعتزلة واهل البدعة فی انکار الکرامة" ترجمہ: کراماتِ اولیاء حق ہیں یعنی قرآن وسنت سے ثابت ہیں اور معتزلہ اور بدعتیوں کا کرامات اولیاء کا انکار کرنا معتبر نہیں۔ **(شرح فقہ اکبر، ص 130، مطبوعہ ملتان)**

شرح مقاصد میں کرامات اولیاء کے منکرین کے بارے میں ہے: "وانکارها لیس بعجیب من اهل البدع والاهواء اذ لم یشاهدوا ذلک من انفسهم قط ولم یسمعوا به من رؤسائهم الذین یزعمون انهم علی شیء مع اجتهادهم فی امور العبادات واجتناب السیئات فوقعوا فی اولیاء اللہ تعالی اصحاب الکرامات یمزقون ادیمهم ویمضغون لحومهم لا یسمونهم الا باسم الجهلة المتصوفة

ولا یعدونهم الا فی عداد احاد المبتدعة قاعدین تحت المثل السائر اوسعتهم سبا واودوا بالابل ولم یعرفوا ان مبنی هٰذا الامر علی صفاء العقیدة ونقاء السریرة واقتفاء الطریقة واصطفاء الحقیقة۔"

ترجمہ: بدعتیوں اور گمراہوں کی طرف سے کرامات کا انکار کوئی عجیب بات نہیں، کیونکہ نہ تو ان کی اپنی جانوں سے ایسی باتیں صادر ہوئیں اور نہ ہی وہ اپنے قائدین سے ایسی باتیں سن سکے ہیں، حالانکہ وہ عبادات اور مجاہدہ میں مصروف تھے اور گناہوں سے بچتے تھے، (جب نہ وہ خود صاحب کرامت تھے اور نہ ہی ان کے عظماء کو یہ دولت ملی) تو ان بدعتیوں اور گمراہوں نے اولیائے امت پر اعتراضات شروع کر دیے، ان کے گوشت کو نوچنا شروع کر دیا اور ان کی کھال کھینچنی چاہی، ان کو جاہل صوفیوں کا نام دیا اور ان کو بدعتیوں میں شمار کیا، جن پر وہ گالیوں کے ساتھ زبانیں دراز کرتے ہیں اور انہیں اونٹوں کی طرح بوجھ اٹھانے والا قرار دیا اور یہ نہ جانا کہ ولایت کا مدار عقیدہ کی طہارت، باطن کی صفائی، طریقت کی پیروی اور حقیقت کے انتخاب پر مبنی ہے۔

(شرح المقاصد، جلد5، ص75، مطبوعہ منشورات الشریف الرضی)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "کرامات اولیاء کا انکار گمراہی ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد14، ص324، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "کرامت اولیا حق ہے، اس کا منکر گمراہ ہے۔ مردہ زندہ کرنا، مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا، مشرق سے مغرب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا، غرض تمام خوارقِ عادات اولیاء سے ممکن ہیں، سوا اس معجزہ کے جس کی بابت دوسروں کے لیے ممانعت ثابت ہو چکی ہے۔ جیسے قرآن مجید کے مثل کوئی سورت لے آنا یا دنیا میں بیداری میں اللہ عزوجل کے دیدار یا کلام حقیقی سے مشرف ہونا، اس کا جو اپنے یا کسی ولی کے لیے دعویٰ کرے، کافر ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد1، ص271، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

18 محرم الحرام 1435ھ 23 نومبر 2013ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے